01384 ۱۱/۲ 9.29

استفتاء

آج کل بیع کی ایک جدید صورت رائج ہے جس میں ایک کتاب فروخت کی جاتی ہے جو مختلف ریسٹورانٹ / ہوٹل وغیرہ کے ڈسکاؤنٹ واؤچر پر مشتمل ہوتی ہے، مثلاً اس میں پیزا ہٹ (Pizza Hut) کا ڈسکاؤنٹ واؤچر ہوتا ہے اور کتاب خریدنے والا اگر پیزا ہٹ (Pizza Hut) میں جاکر کتاب میں موجود یہ واؤچر دکھائے تو اسے سستے داموں پیزا فروخت کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اس میں کسی ہوٹل / ریسٹورانٹ وغیرہ کا واؤچر ہوتا ہے جو متعلقہ ادارہ میں دکھا کر اس جگہ سستی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

اس کتاب کی خرید و فروخت سے مقصد بذاتِ خود کتاب کا خریدنا تو نہیں ہوتا بلکہ اس کتاب میں موجود واؤچر کے ذریعہ سستی خریداری کا حق حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(۱) اب آیا مبیع مذکورہ کتاب کو قرار دیا جا سکتا ہے؟

یا مبیع اعیان کی سستی خریداری کا حق ہے، یا مختلف ہوٹلوں وغیرہ میں موجود اعیان سے سستے داموں انتفاع کا حق مبیع ہے؟

(۲) کیا اس کتاب کی بیع کو کلب کی ممبر شپ کی بیع پر قیاس کرتے ہوئے جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟

اس کتاب کی خریداری کا کیا حکم ہے؟

(۳) اس کتاب کو آگے فروخت کر کے نفع کمانے کا کیا حکم ہے؟ نفع حلال ہے یا نہیں؟

مزید تفصیل کے لئے درجِ ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں

- http://bogo.pk/
- http://pakbrands.pk/bogo-voucher-book-buy-1-get-1-free-vouchers-price-rs-1999-1873.html

المستفتی:

زبیر احمد

0324-2624988

معروض منیر طارق تخصص سال دوم
دار العلوم کراچی

بو گو کا طریقہ کار

بو گو ایک ادارہ ہے جو ایک واؤچر بک جاری کرتا ہے جس میں مختلف ہوٹلز اور کمپنیوں کے مخصوص اشیاء یا مخصوص خدمات کے کوپن ہوتے ہیں۔ واؤچر خریدنے والا ایک سال کے دوران جب اس کمپنی یا ہوٹل کے پاس جائے گا اور کوپن میں موجود آئٹم خریدے گا تو اس کو کمپنی یا ہوٹل کی طرف سے خریدی ہوئی چیز سے اضافی کوئی چیز یا سہولت مفت یا کم قیمت پر دی جاتی ہے۔

مثلاً اس واؤچر بک میں نیو یارک کافی کے چار کوپن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ایک گرم کافی خریدنے سے ایک گرم کافی مفت دی جائیگی۔

۲۔ ایک پین کیک خریدنے سے ایک کافی مفت دی جائیگی۔

۳۔ ایک بڑا پیزا خریدنے پر ایک متوسط پیزا مفت دیا جائیگا۔

۴۔ ایک چکن (fijitas) پر ایک چکن (stuffed) مفت ملے گا۔

اسی طرح اس میں مختلف پارکوں کے ٹکٹ خریدنے پر ایک ٹکٹ مفت ملتی ہے، یا ڈسکاؤنٹ پر ملتی ہے۔

(http://bogo.pk/ ماخوذ از)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳)۔۔۔ڈسکاؤنٹ واؤچر کے قواعد اور طریقۂ کار پر ہم نے غور کیا، غور کرنے سے اس میں مختلف فقہی جہات سامنے آتی ہیں۔

پہلی تکییف:

جس کوپن کے ذریعے اضافی چیز مفت دی جاتی ہے اس کوپن کی قیمت کو ثمن قرار دیاجائے اور خریداری کے دوران جو اضافی اشیاء یاخدمات مفت ملتی ہیں ان کو مبیع قرار دیا جائے۔ اور جس کوپن کے ذریعے اضافی چیز کم قیمت پر ملتی ہے اس کوپن کی قیمت کو جزو ثمن قرار دیاجائے اور وہ اضافی چیز یا خدمت مبیع قرار دی جائے (اگر وہ اضافی چیز کوئی عین ہو تو یہ عقدِ بیع ہوگا اور اگر کوئی خدمت ہو تو عقدِ اجارہ ہوگا)

اس تکییف کی رو سے اس عقد میں مندرجہ ذیل فقہی مفاسد پائی جاتی ہیں اس لیے یہ عقد ناجائز ہوگا۔

(۱)۔۔۔اس میں ایک عقد کو مستقبل میں ہونے والے دوسرے عقد کے ساتھ مشروط کیا جارہا ہے۔

(۲)۔۔۔اس عقد میں غرر ہے کیونکہ اگر ایک سال کے دوران گاہک نے اس کوپن کو استعمال کر کے مخصوص خریداری کی تو اس کی دی ہوئی رقم کے عوض اسے مخصوص اضافی چیز یاخدمت (جو کہ معقود علیہ ہے) مل جائے گی، لیکن اگر ایک سال کے دوران اس نے کوپن استعمال نہیں کیا تو وہ اضافی چیز یا خدمت نہیں ملے گی اور اس کی ادا کی ہوئی رقم (جو کہ اس اضافی چیز کا ثمن ہے) ضائع ہو جائے گی۔(و بأن هذا من بيوع فيه غرر، لأن المشترى يضيع له مبلغ العربون دون مقابل إذا لم ينفذ البيع-فقه البيوع ۱۱۵)

دوسری تکییف:

اس کوپن کا فروخت کرنا کمپنی کی طرف سے مستقبل میں کسی مخصوص خریداری کی شرط پر کوئی اضافی چیز یا خدمت کا سستے داموں فروخت کرنے کا یا مفت دینے کا التزام ہے۔یعنی اگر گاہک مستقبل میں مخصوص چیز مثلاً ایک نیویارک کافی خریدے گا تو اسے ایک نیویارک کافی مفت میں ملے گا یا ایک پارک ٹکٹ خریدنے پر ایک دوسری ٹکٹ سستے داموں ملے گی۔ بوگو کمپنی اس واؤچر بک کی قیمت کی شکل میں اس التزام اور وعدہ کی قیمت لے رہی ہے جو وہ مستقبل میں گاہک کے ساتھ کرتی ہے۔

شرعی طور پر مستقبل میں مخصوص شرائط کے ساتھ کسی چیز کو فروخت کرنے یا مفت میں دینے (ہبہ کرنے) کا وعدہ اور التزام کرنا تو شرعاً جائز ہے لیکن اس وعدہ اور التزام کے بدلے پیسے لینا شرعاً جائز نہیں۔

جاری ہے۔۔۔

دار الافتاء

(و من المقرر ان العاقد لا يجوز له أن يطالب العاقد الآخر عوضا عن مجرد دخوله فى العقد، علاوة على ما يستحقه بالعقد، فإنه رشوة-فقه البيوع ٢٧٣)

خلاصہ یہ ہے کہ اس واؤچر کو خریدنا اور اسے استعمال کرنا ہمارے غور و فکر کے مطابق کسی فقہی تکییف کی رو سے جائز نہیں ہے۔ اس لیے اس کتاب کی خرید و فروخت ناجائز ہے اور اس سے جو نفع حاصل ہو گا وہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔

اور مذکورہ کتاب کو مبیع قرار دے کر بھی اس کی بیع کو جائز قرار دینا درست نہیں کیونکہ کتاب بذاتِ خود نہ مقصود بالبیع ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی بذاتِ خود کوئی مالیت ہے۔

جہاں تک کلب کے ممبر شپ کا تعلق ہے تو اس پر قیاس کر کے واؤچر بک کی بیع کو جائز نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ کلب کی ممبر شپ کی وہ صورت جس میں ممبر شپ لینے والا ایک متعین رقم پیشگی ادا کر کے اس کے عوض ایک خاص مدت کے اندر اندر کسی ادارے سے کچھ سہولیات حاصل کرتا ہے، اگر وہ سہولیات جائز اور حلال ہوں تو اس کا عوض لینا جائز ہے جبکہ اس واؤچر کی خریداری میں ایسی سہولیات نہیں ہیں، اس لیے سوال میں درج صورت ناجائز ہے ـــــــــــــــ واللہ سبحانہ و تعالی اعلم بالصواب

صدیق احمد بن شبیر احمد شانگلوی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ محرم الحرام/ ۱۴۳۸ھ

۳۱/ اکتوبر/ ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴۳۸/۱/۳۰ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۸/۱/۳۰ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۸/۲/۱ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۱۴۳۸/۲/۱ھ